بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے پچھلے چند مہینوں میں اسلامی ہند کی بعض نامور شخصیتوں نے جو علم وادب اور دین وسیاست کے مختلف اعتبارات سے اپنا اپنا ایک نمایاں مقام رکھتی تھیں۔ اس جہانِ فانی کو وداع کہکر عالمِ جاودانی کی راہ لی۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے سانحۂ ارتحال مولانا محمد میاں منصور کا پیش آیا۔ مولانا مرحوم ہمارے لائق اور عزیز دوست مولانا حامد الانصاری غازی اڈیٹر مدینہ کے والد ماجد اور دارالعلوم دیوبند کے قدیم فرزند معنوی تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ کے فیضان صحبت نے جن چند خوش نصیبوں کے مس خام کو چمکا کر کندن بنادیا تھا مولانا مرحوم بھی انھیں میں سے ایک تھے۔ چنانچہ وہ حضرت شیخ الہند کے مشن پر افغانستان گئے اور اتحادِ اسلامی کی تحریک کے سلسلہ میں وہاں رہ کر انقلابی قسم کے مختلف کام کرتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف ان کے لئے خود ان کے وطنِ عزیز کی سرزمین ارضِ ممنوعہ قرار دیدی گئی۔ اور دوسری جانب دشمنوں کی ریشہ دوانیوں نے دارالہجرت (افغانستان) میں بھی ان کو چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ لیکن با ایں ہمہ وہ تحریر و تقریر تصنیف وتالیف اور عملی جد و جہد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلامی انقلاب کی دعوت دیکر حضرت شیخ الہندؒ کے "خوابِ پریشاں" کی تفسیر و تعبیر سناتے رہے اور آخر کار عرصۂ طویل کی جلاوطنی کے بعد جان، جانِ آفریں کو سپرد کرکے راہیٔ ملک بقا ہوگئے۔ ہرچند کہ ان کی وفات وطن سے بہت دور ہوئی تاہم افغانستان اسلامی ملک ہونے کے باعث ان کے لئے "دیارِ غیر" نہ تھا چنانچہ جنازہ بڑی دھوم دھام سے اٹھا اور فرمانِ شاہی کے مطابق فوجی اعزاز واکرام کے ساتھ تدفین کی رسم عمل میں آئی۔ رب السموات والارض ان کو صدیقین و شہدار کا مقامِ جلیل عطا فرمائے اور اپنے الطافِ خاص سے نوازے۔ آمین